

حضرت فاطمه معصومہ سلام اللہ علیہا

<"xml encoding="UTF-8?>



حضرت فاطمه معصومہ سلام اللہ علیہا

فاطمه بنت موسی بن جعفر، حضرت معصومہؓ کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ امام موسی کاظم علیہ السلام کی بیٹی اور امام علی رضا علیہ السلام کی بہن ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ امام موسی کاظمؓ کی اولاد میں امام رضاؓ کے بعد آپ کو اعلیٰ مقام و مرتبہ حاصل ہے۔ تاریخی مأخذ میں آپ کی زندگی، تاریخ پیدائش اور تاریخ وفات کے بارے میں زیادہ معلومات دستیاب نہیں ہیں۔ آپ کے ازدواجی زندگی میں منسلک ہونے کے بارے میں بھی تاریخ میں کوئی اطلاع موجود نہیں؛ البتہ مشہور یہی ہے کہ آپ رشتہ ازدواج سے منسلک نہیں ہوئیں۔ معصومہ اور کریمہ اہل بیٹ آپ کے مشہور القابات میں سے ہیں۔ بعض احادیث کے مطابق امام رضاؓ نے آپ کو معصومہ کے نام سے یاد کیا ہے۔ جب آپ کے بھائی امام رضا علیہ السلام مامون رشید کے حکم پر مدینہ سے طوس تشریف لے گئے تو کچھ مدت بعد سنہ 201 ہجری کو اپنے بھائی کی فرمائش پر حضرت معصومہ آپ سے ملنے کے لئے مدینہ سے ایران کی جانب عازم سفر ہوئیں؛ لیکن دوران سفر آپ بیمار ہوئیں۔ اہل قم کی درخواست پر آپ نے موسی بن خرجز اشعری کے گھر قیام کیا لیکن 17 دن بعد آپ کی وفات ہوئی۔ آپ کو بابلان (موجودہ حرم) نامی قبرستان میں دفن کیا گیا۔ تاریخ اسلام اور تاریخ تشیع کے ماہر تاریخ نگار سید جعفر مرتضی عاملی کے مطابق حضرت معصومہؓ کو قم سے نزدیک ساوه نامی مقام پر زبردیا گیا اور وہیں آپ کی شہادت واقع ہوئی۔ اہل تشیع کے یہاں آپ اور آپ کی زیارت کو خاص اہمیت حاصل ہے؛ یہاں تک کہ ائمہ سے منقول احادیث کے مطابق قیامت کے دن آپ کی شفاعت سے شیعہ جنت میں جائیں گے۔ انہی احادیث کے مطابق اللہ تعالیٰ نے بہشت کو آپ کی زیارت کا صلہ قرار دیا ہے۔

مزید یہ کہ صنف نسوان میں حضرت فاطمه زبراؓ کے بعد صرف آپ ہی کے لئے ائمہ معصومینؓ کی طرف سے زیارت نامہ نقل ہوا ہے۔

حضرت معصومہ کے بارے میں اطلاعات کی کمی ذبیح اللہ محلاتی اپنی کتاب ریاحین الشریعہ میں لکھتے ہیں کہ حضرت معصومہ کی زندگی کے بارے میں زیادہ معلومات ہماری دسترس میں نہیں ہیں؛ آپ کی تاریخ ولادت، تاریخ وفات، آپ کی عمر، کب مدینہ سے روانہ

ہوئیں؟، کیا آپ امام رضاؑ کی شہادت سے پہلے وفات پائیں یا بعد میں؟ اس حوالے سے تاریخ میں تفصیلی معلومات درج نہیں ہیں۔[1]

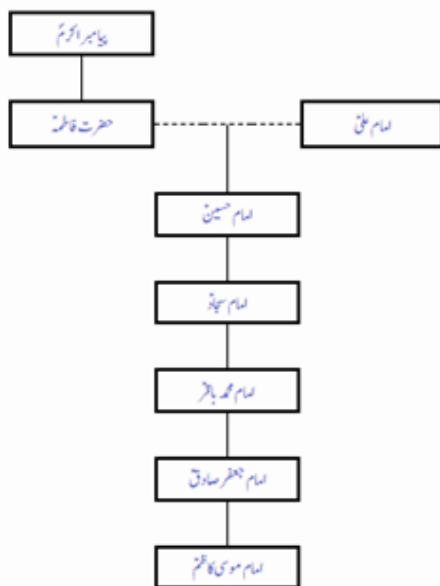
حسب و نسب

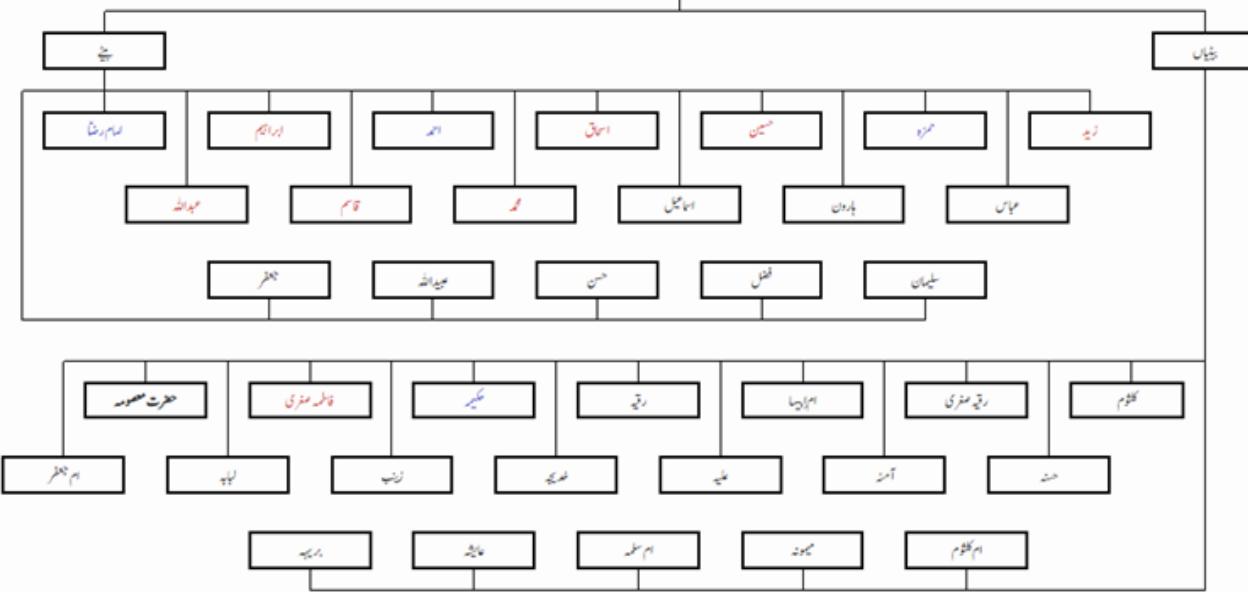
فاطمہ معصومہ امام کاظمؑ کی بیٹی اور امام رضاؑ کی بہن ہیں۔ شیخ مفید اپنی کتاب الارشاد میں امام موسی کاظمؑ کی دو بیٹیوں فاطمہ کبرا اور فاطمہ صغرا کا نام ذکر کرتے ہیں لیکن یہ ذکر نہیں ملتا کہ ان میں سے کون سی بیٹی حضرت معصومہ ہیں۔[2]

چھٹی صدی ہجری کے اہل سنت عالم دین ابن جوزی نے بھی لکھا ہے کہ امام کاظمؑ کی چار بیٹیوں کے نام فاطمہ تھے؛ لیکن انہوں نے بھی نہیں بتایا ہے کہ حضرت معصومہ ان میں سے کون سی ہیں۔[3]

محمد بن جریر طبری صغير، اپنی کتاب دلائل الامامة میں لکھتے ہیں کہ حضرت معصومہ کی مادر گرامی کا نام نجمہ خاتون ہے جو امام رضاؑ کی والدہ بھی ہیں۔[4]

امام موسی کاظم





تاریخ ولادت و وفات

قدیمی کتب میں حضرت معصومہؓ کی ولادت وفات کا ذکر نہیں آیا ہے لیکن رضا استادی کا کہنا ہے کہ سب سے پہلے جس کتاب میں ان تاریخوں ذکر آیا ہے وہ جواد شاہ عبد العظیمی کی کتاب "نور الافق" ہے [5] جس کی سنہ 1344 ہجری میں طباعت ہوئی ہے۔ [6] اس کتاب میں آپ کی تاریخ ولادت پہلی ذیقعدہ سنہ 173 ہجری اور تاریخ وفات 10 ربیع الثانی سنہ 201 ہجری ذکر ہوئی ہے؛ یہی تاریخ دوسری کتابوں میں منتقل ہوئی ہے۔ [7] بعض علماء نے شاہ عبد العظیمی کے اس نظریے کی مخالفت کی ہے اور ان کی کتاب میں مذکورہ تاریخوں کو جعلی قرار دیا ہے؛ منجملہ آیت اللہ شہاب الدین مرعشی، [8]

آیت اللہ موسیٰ شبیری زنجانی، [9] رضا استادی [10] و ذبیح اللہ محلاتی [11] کے نام قابل ذکر ہیں۔ جمهوری اسلامی ایران کے سرکاری کلینیک میں 1 ذی القعده کو روز دختر کا عنوان دیا گیا ہے۔ [12]

القب

معصومہ اور کریمہ اہل بیت حضرت فاطمہ معصومہ کے مشہور القاب میں سے ہیں۔ [13]

کہا جاتا ہے کہ معصومہ کا لقب، امام رضاؓ سے منسوب ایک روایت سے اخذ کیا گیا ہے۔ [14]

محمد باقر مجلسی کی کتاب زاد المعاد میں یہی روایت منقول ہے جس کے مطابق امام رضاؓ نے آپ کو معصومہ کے نام سے یاد کیا ہے۔ [15]

عصر حاضر میں آپ کا مشہور لقب کریمہ اہل بیت ہے۔ [16]

کہا جاتا ہے کہ آیت اللہ مرعشی نجفی کے والد سید محمود مرعشی نجفی نے ائمہؓ میں سے کسی ایک امام کو حضرت معصومہ کے لیے کریمہ اہل بیتؓ کا لقب استعمال کرتے خواب دیکھا ہے۔ [17]

شادی

"ریاحین الشریعہ" نامی کتاب کے مطابق یہ معلوم نہیں ہے کہ حضرت معصومہؓ نے شادی کی ہے یا نہیں، اور اولاد ہے یا نہیں؛ [18] البتہ اس سلسلے میں مشہور یہی ہے کہ حضرت معصومہؓ رشتہ ازدواج سے منسلک نہیں

اور شادی نہ کرنے کے بارے میں بعض دلائل بھی ذکر ہوئے ہیں؛ جیسے کہا گیا ہے کہ آپ نے کفو نہ ہونے کی وجہ سے شادی نہیں کی ہے۔[20] اسی طرح تیسرا صدی کے مشہور تاریخ نگار یعقوبی لکھتا ہے کہ امام موسی کاظم نے اپنی بیٹیوں کو شادی نہ کرنے کی وصیت کی تھی؛[21]

لیکن اس بات پر اعتراض کیا گیا ہے کہ امام کاظم کے کتاب الکافی میں مذکور وصیت نامے[22] میں اس طرح کی کوئی بات ذکر نہیں ہوئی ہے۔[23] بعض محققین نے بنی عباس خصوصاً ہارون رشید اور مامون کی طرف سے پیدا کردہ گھٹن ماحول کو حضرت معصومہ کی شادی میں رکاوٹ جانا ہے۔[24]

ایران کا سفر، قم میں ورود اور وفات

بیت النور

"تاریخ قم" نامی کتاب کے مطابق حضرت معصومہ سنہ 200 ہجری میں اپنے بھائی امام رضا علیہ السلام سے ملاقات کے لئے مدینہ سے ایران کی جانب عازم سفر ہوئیں۔

شیعہ محقق باقر شریف قرشی نے کتاب «جوهرة الكلام في مدح السادة الاعلام» سے یہ قول نقل کیا ہے کہ حضرت معصومہ کا ایران کی جانب سفر کا سبب وہ خط تھا جس میں امام رضا علیہ السلام نے حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کو خراسان آنے کی دعوت کی تھی۔[25]

اس وقت امام رضا علیہ السلام کا مامون عباسی کی ولی عہدی کا دور تھا اور امام خراسان میں تھے؛ حضرت معصومہ دوران سفر راستے میں بیماری کی وجہ سے وفات پاگئیں۔[26]

سید جعفر مرتضی عاملی کا کہنا ہے کہ حضرت معصومہ کو ساہوہ کے مقام پر دشمنان اہل بیت نے زبر سے مسموم کیا تھا اور اسی زبر کی وجہ سے کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد آپ شہید ہو گئی تھیں۔[27]

حضرت معصومہ کے قم جانے کے بارے میں دو قول بیان ہوئے ہیں: ایک قول کے مطابق جب آپ ساہوہ میں بیمار ہو گئیں تو آپ نے اپنے ہمراہ افراد سے قم کی طرف جانے کے لئے کہا۔[28] دوسرے قول؛ جسے تاریخ قم کے مصنف زیادہ صحیح سمجھتے ہیں، کے مطابق خود قم کے لوگوں نے آپ سے قم آنے کی خواہش ظاہر کی تھی۔[29] قم میں حضرت فاطمہ معصومہ نے موسی بن خزرج اشعری کے گھر پر قیام کیا اور 17 دن کے بعد آپ کی وفات ہوئی۔[30]

آپ کا جنازہ موجودہ حرم کی جگہ، بابلن نامی قبرستان میں دفن کیا گیا۔[31]

شیعوں کے یہاں آپ کا مقام و منزلت

امام رضا فرماتے ہیں: جس نے آپ (حضرت معصومہ) کی معرفت کے ساتھ زیارت کی اس کے لیے بہشت ہے۔ شیعہ علماء حضرت معصومہ کے لئے بہت عظیم مقام و مرتبے کے قائل ہیں اور آپ کی منزلت اور زیارت کی

اہمیت کے بارے میں بعض روایات نقل کرتے ہیں: علامہ مجلسی نے بحار الانوار میں امام صادقؑ سے روایت کی ہے کہ سارے شیعہ ان کی شفاعت کی بنا پر بہشت میں داخل ہوں گے۔[32]

ان کے زیارت نامے میں ان سے شفاعت کی درخواست کی گئی ہے۔[33] شیخ شوشتاری "قاموس الرجال" میں لکھتے ہیں کہ موسی بن جعفرؑ کی کثیر اولاد میں امام رضاؑ کے بعد کوئی بھی حضرت معصومہؓ کا ہم رتبہ نہیں ہے۔[34] شیخ عباس قمی کہتے ہیں: آپ امام موسی کاظمؑ کی بیٹیوں میں سب سے افضل ہیں۔[35]

عباس قمی مزید لکھتے ہیں کہ حضرت معصومہ جلیل القدر امام زادیوں میں سے ہیں اور یقینی طور پر امام کاظمؑ کی بیٹی ہیں اور یقینی طور پر موجودہ حرم میں مدفون ہیں۔[36] امام صادقؑ، امام کاظمؑ اور امام محمد تقیؑ سے منقول روایات کے مطابق حضرت معصومہ کی زیارت کا ثواب بہشت قرار دی گئی ہے۔[37]

البتہ بعض روایات میں بہشت ان لوگوں کی پاداش قرار دی گئی ہے جو معرفت اور شناخت کے ساتھ آپ کی زیارت کریں۔[38] کتاب "زندگانی کریمہ اہل بیت(ع)" کے مصنف نے محمود انصاری قمی (متوفی: 1998ء) سے اور انہوں نے ایک شیعہ عالم دین سید نصراللہ مستنبط (متوفی: 1985ء) سے نقل کیا ہے کہ نویں صدی کے شیعہ عالم دین صالح بن عرندرس حلی کی کتاب کشف اللثالت کے خطی نسخے میں ایک روایت منقول ہے کہ جس میں امام کاظمؑ نے حضرت فاطمہ معصومہ سے خطاب کر کے فرمایا: «فَدَاهَا أَبُوهَا، بَيْٹِيْ پِرْ بَابِ کِيْ جَانْ قَرْبَانْ»۔ اس روایت کے مطابق امام کاظمؑ نے اس جملے کو اس وقت ارشاد فرمایا کہ جب حضرت معصومہ امام کی غیر موجودگی میں شرعی مسائل کا درست جواب دیا کرتی تھیں۔ کتاب "زندگانی کریمہ اہل بیت(ع)" کا کہنا ہے کہ اس مضامون پر مشتمل یہ حدیث دیگر کتب حدیثی میں نہیں پائی گئی۔[39]

زیارت نامہ حضرت معصومہؓ

علامہ مجلسی نے کتاب زاد المعد، بحار الانوار اور تحفة الزائر میں حضرت فاطمہ معصومہؓ کے لئے امام علی رضا علیہ السلام سے منقول ایک زیارت نامہ ذکر کیا ہے۔[40] البتہ انہوں نے کتاب تحفة الزائر میں زیارت نامہ نقل کرنے کے بعد احتمال دیا ہے کہ ممکن ہے کہ اس روایت میں زیارت نامے کا متن امام کے کلام کا حصہ نہ ہو بلکہ اسے علماء نے اضافہ کیا ہو۔[41] نقل ہوا ہے کہ حضرت فاطمہ زہراؓ اور حضرت فاطمہ معصومہ وہ منفرد خواتین ہیں جن کے لیے ماثور زیارت نامہ (وہ زیارت نامہ جس کی سند معصومین علیہم السلام تک منتهی ہو) ذکر ہوا ہے۔[42]

حرم حضرت معصومہ

حضرت فاطمہ معصومہ کی قبر پر پہلے ایک سائیبان اور پھر ایک قبہ بنایا گیا۔[43] آپ کے مدفن میں آئے روز وسعت آتی گئی اور آج ایران میں حرم امام رضا کے بعد سب بڑی بارگاہ شمار ہوتی ہے۔[44] حضرت معصومہ کا آستانہ، حرم، دیگر عمارتیں، موقوفات اور انتظامی دفاتر پر مشتمل ہے جن میں سے اکثر قم شهر میں ہیں ہیں۔[45]

حضرت معصومہ کی یاد میں کانفرنس

سنہ 2005ء میں آستانہ حضرت مصصومہ کے متولی علی اکبر خمینی مسعودی کے حکم سے حضرت فاطمہ مصصومہ کی شخصیت اور قم کی ثقافتی منزلت کو اجاگر کرنے کے لیے ایک کانفرنس منعقد ہوئی [46] یہ کانفرنس حرم حضرت مصصومہ میں منعقد ہوئی جس میں آیت اللہ مکارم شیرازی اور آیت اللہ جوادی آملی جیسے مراجع تقلید نے خطاب کیا۔ [47]

اس کانفرنس کے سیکریٹری احمد عابدی کا کہنا تھا کہ اس کانفرنس کے ذریعہ حضرت مصصومہ، حرم حضرت مصصومہ، حوزہ علمیہ قم، قم اور اسلامی انقلاب کے موضوعات پر 54 کتابیں لکھی گئیں۔ [48]

کتابیات

حضرت فاطمہ مصصومہ کے بارے میں لکھی گئی بعض کتابیں مندرجہ ذیل ہیں:

1. حضرت مصصومہ فاطمہ دوم؛ مصنف: محمد محمدی اشتہاری
2. پرتوی از روی دوست؛ مصنف: اسماعیل کرمانشاہی
3. زندگانی حضرت مصصومہ و تاریخ قم؛ مصنف: سید مهدی صحفی
4. جغرافیای تاریخی حضرت فاطمہ مصصومہ؛ مصنف: سید علی رضا سیدکباری
5. حضرت مصصومہ و شهر قم؛ مصنف: محمد کریمی
6. حیاة و کرامات فاطمة المقصومه؛ مصنف: سید محمد علی حسینی بقاعی لبنانی
7. بانوی ملکوت؛ مصنف: علی کریمی جهرمی
8. عمه سادات؛ مصنف: سید ابوالقاسم حمیدی۔

حوالہ جات

1. محلاتی، ریاحین الشریعه، 1373 ہجری شمسی، ج 5، ص 31.
2. ملاحظہ کریں: مفید، الارشاد، 1403ھ، ج 2، ص 244.
3. ملاحظہ کریں: ابن جوزی، تذكرة الخواص، ص 315.
4. ملاحظہ کریں: طبری، دلائل الامامة، ص 309.
5. استادی، آشنایی با حضرت عبد العظیم و مصادر شرح حال او، ص 301.
6. استادی، «آشنایی با حضرت عبد العظیم و مصادر شرح حال او»، ص 297.
7. استادی، آشنایی با حضرت عبد العظیم و مصادر شرح حال او، ص 301.
8. محلاتی، ریاحین الشریعه، 1373 ہجری شمسی، ج 5، ص 32.
9. شبیری زنجانی، جرעהی از دریا، 1394 ہجری شمسی، ج 2، ص 519.
10. استادی، آشنایی با حضرت عبد العظیم و مصادر شرح حال او، ص 301.
11. محلاتی، ریاحین الشریعه، 1373 ہجری شمسی، ج 5، ص 31 و 32.
12. شورای مرکز تقویم مؤسسه ژئوفیزیک دانشگاہ تهران، تقویم رسمی کشور سال 1398 ہجری شمسی، ص 9.
13. مهدی پور، کریمہ اہل بیت، 1380 ہجری شمسی، ص 41 و 42؛ نیز ملاحظہ کریں: اصغری نژاد، «نظری بر اسمی و القاب حضرت فاطمہ مصصومہ»۔
14. مهدی پور، کریمہ اہل بیت، 1380 ہجری شمسی، ص 29.
15. مجلسی، زاد المعاد، 1423ھ، ص 547.

16. ملاحظه کریں: مهدی پور، کریمہ اہل بیت، 1380 ہجری شمسی، ص 42 و 41.
17. مهدی پور، کریمہ اہل بیت، 1380 ہجری شمسی، ص 41 و 42.
18. محلاتی، ریاحین الشريعه، 1373 ہجری شمسی، ج 5، ص 31.
19. ملاحظه کریں: مهدی پور، کریمہ اہل بیت، 1380 ہجری شمسی، ص 150.
20. مهدی پور، کریمہ اہل بیت، 1380 ہجری شمسی، ص 151.
21. یعقوبی، تاریخ الیعقوبی، 1413ھ، ج 2، ص 361.
22. ملاحظه کریں: کلینی، الکافی، 1407ھ، ج 1، ص 317.
23. قرشی، حیاة الامام موسی بن جعفر، 1413ھ، ج 2، ص 497.
24. حسینی، «راز عدم ازدواج حضرت موصومہ(ع)»، ص 103-104.
25. قرشی، حیاة الامام الرضا(ع)، 1380 ہجری شمسی، ج 2، ص 351.
26. قمی، تاریخ قم، توس، ص 213.
27. عاملی، حیاة السیاسی للامام رضا(ع)، ج 1، ص 428.
28. قمی، تاریخ قم، توس، ص 213.
29. قمی، تاریخ قم، توس، ص 213.
30. قمی، تاریخ قم، توس، ص 213.
31. قمی، تاریخ قم، توس، ص 213.
32. مجلسی، بحار الانوار، 1403ھ، ج 99، ص 267.
33. مجلسی، بحار الانوار، 1403ھ، ج 99، ص 267؛ مجلسی، زاد المعاد، 1323ھ، ص 528-527.
34. تواریخ النبی و الآل، ص 65.
35. منتهی الآمال، ج 2، ص 378.
36. قمی، مفاتیح الجنان، ص 562.
37. ملاحظه کریں: ابن قولویہ، کامل الزيارات، 1356 ہجری شمسی، ص 536؛ مجلسی، بحار الانوار، 1403ھ، ج 99، ص 265-268.
38. مجلسی، بحار الانوار، 1403ھ، ج 99، ص 266.
39. مهدی پور، زندگانی کریمہ اہل بیت(ع)، 1384 ہجری شمسی، ص 52-54.
40. ملاحظه کریں: مجلسی، زاد المعاد، 1423ھ، ص 548-547؛ مجلسی، بحار الانوار، ج 99، 1403ھ، ص 267-266؛ مجلسی، تحفة الزائر، 1386 ہجری شمسی، ص 4.
41. مجلسی، تحفة الزائر، 1386 ہجری شمسی، ص 666.
42. مهدی پور، کریمہ اہل بیت، 1380 ہجری شمسی، ص 126.
43. قمی، تاریخ قم، توس، ص 213؛ سجادی، «آستانہ حضرت موصومہ»، ص 359.
44. سجادی، «آستانہ حضرت موصومہ»، ص 358.
45. سجادی، «آستانہ حضرت موصومہ»، ص 358.
46. کنگره بزرگداشت حضرت فاطمه موصومہ، مجموعہ مقالات، 1384 ہجری شمسی، ج 1، ص 2.
47. شرافت، «کنگره بزرگداشت حضرت فاطمه موصومہ و مکانت فرینگی قم»، ص 139 و 145.

48. شرافت، «کنگره بزرگداشت حضرت فاطمه معصومه و مکانت فرینگی قم»، ص142.
- ماخذ
- 0 ابن جوزی، تذكرة الخواص، قم، منشورات الشریف الرضی، 1418هـ.
- 0 ابن قولویه، جعفر بن محمد، کامل الزيارات، نجف، دار المرتضویه، چاپ اول، 1356 ہجری شمسی.
- 0 استادی، رضا، «آشنایی با حضرت عبد العظیم و مصادر شرح حال او»، نور علم، ش50 و 51.
- 0 اصغری نژاد، محمد، «نظری بر اسامی و القاب حضرت فاطمه معصومه»، فرینگ کوثر، ش35، 1378 ہجری شمسی.
- 0 سجادی، «آستانه حضرت معصومه»، دایرة المعارف بزرگ اسلامی، ج1، تهران، مرکز دائرة المعارف بزرگ اسلامی، 1367 ہجری شمسی.
- 0 شرافت، امیر حسین، «کنگره بزرگداشت حضرت فاطمه معصومه و مکانت فرینگی قم»، وقف میراث جاوید، ش52، 1384 ہجری شمسی.
- 0 شوشتی، محمد تقی، تواریخ النبی و الآل، تهران، 1391هـ.
- 0 شبیری زنجانی، سید موسی، جرعهای از دریا، قم، مؤسسه کتاب شناسی شیعه، قم، 1394 ہجری شمسی.
- 0 شیخ مفید، محمد بن محمد بن نعمان، الارشاد فی معرفة حجج الله علی العباد، بیروت، دار المفید، 1414هـ.
- 0 طبری، محمد بن جریر، دلائل الامام، قم، 1413هـ.
- 0 عاملی، سید جعفر مرتضی، حیاة السیاسیة للامام رضا (ع)، قم، جامعه مدرسین حوزه علمیه، 1403هـ.
- 0 قرشی، حیاة الامام موسی بن جعفر دراسة و تحلیل، بیروت، دار البلاغه، چاپ دوم، 1413هـ.
- 0 قمی، حسن بن محمد، تاریخ قم، تصحیح: جلال الدین تهرانی، تهران، توس، بیتا.
- 0 قمی، شیخ عباس، منتهی الامال فی تواریخ النبی و الآل، قم: جامعه مدرسین، 1422هـ.
- 0 کلینی، محمد بن یعقوب، الکافی، تصحیح: علی اکبر غفاری و محمد آخوندی، تهران، دار الكتب الاسلامیه، 1407هـ.
- 0 کنگره بزرگداشت حضرت فاطمه معصومه، مجموعه مقالات، قم، زائر، چاپ اول، 1384 ہجری شمسی.
- 0 مجلسی، محمد باقر، بحار الانوار، تصحیح: جمعی از محققان، بیروت، دار احیاء التراث العربی، چاپ: دوم، 1403هـ.
- 0 مجلسی، محمد باقر، تحفة الزائر، تحقیق و تصحیح مؤسسه امام ہادی، قم، مؤسسه امام ہادی، چاپ اول، 1386 ہجری شمسی.
- 0 مجلسی، محمد باقر، زاد المیاد، تصحیح: علاء الدین اعلمی، بیروت، مؤسسه اعلمی للمطبوعات، 1423هـ.
- 0 محلاتی، ذبیح الله، ریاحین الشریعه، دار الكتب الاسلامیه، تهران، بیتا.
- 0 مهدی پور، علی اکبر، کریمہ اہل بیت، قم، نشر حاذق، ہجری شمسی، چاپ 1، 1374 ہجری شمسی.
- 0 یعقوبی، احمد بن ابی یعقوب، تاریخ یعقوبی، تحقیق عبد الامیر مهنا، بیروت، مؤسسه الاعلمی للمطبوعات، چاپ اول، 1413هـ.